نظری، غیرت و تعصب اور غیرت و جہالت میں موجود باریک فرق کی تشریح ہوتی ہے۔ ہمیں مؤلف کے دعویٰ اور دلائل سے کاملاً اتفاق ہے۔ لیکن یہ "رواداری" ہوتی کیا ہے؟ آج کل کا مشاہدہ تو یہی ہے کہ یہ ایک خاص علامت ہے جو چند خاص امراض کی نشاندہی کرتی ہے۔ مثلاً سیکولرازم، لبرل ازم، جمہوری آزادی وغیرہ! مگر یہ آج کل ہی کا نہیں، بہت پہلے کا مشاہدہ ہے۔ ثبوت کے طور پر علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کے ایک مقالے سے اقتباس پیش خدمت ہے۔ کہ

"رواداری کی تلقین کرنے والے، اس شخص پر عدم رواداری کا الزام لگانے میں غلطی کرتے ہیں جو اپنے مذہب کی سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اس طرزِ عمل کو وہ غلطی سے اخلاقی کمتری خیال کرتے ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے کہ اس طرزِ عمل میں حیاتیاتی قدر و قیمت مضمر ہے۔"

رواداری کے جن کج فہم اور کج بحث علم برداروں سے اقبال کو گلہ تھا، ڈاکٹر محمد صدیق شاہ بخاری صاحب کا روئے سخن بھی انہی کی طرف ہے۔ لیکن انہوں نے ہمت مردانہ، فراست مومنانہ اور جرأت رندانہ سے کام لیتے ہوئے نہ صرف گفتۂ اقبال کی تشریح کردی ہے بلکہ موضوع سے متعلق جملہ اجمالات کی تفصیلات اور جملہ اشکالات کی تحلیلات بھی پیش کی ہیں۔ قرآن و حدیث، سیرت نبوی، اسوہ و آثار صحابہ اور تاریخ اسلام کے حوالے سے مؤلف کی گفتگو، انسانی حقوق کے حوالہ سے امریکہ و یورپ کے طرزِ عمل کا جائزہ اور پاکستان میں اقلیتوں کی ناروا آزادی کے نتائج .... یہ سب چیزیں اس مقالے میں بصد حسن و خوبی سما گئی ہیں۔ غالباً یہ اس موضوع پر پہلا مستقل مقالہ ہے۔ پرمغز اور پراثر!

رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام

مؤلف: سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی

ناشر: ادارہ جمیلیہ، سلامت پورہ، رائیونڈ، لاہور، کتابت طباعت: عمدہ/ضخامت: ۱۶ صفحات، قیمت ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ/

ایسی احادیث، جن میں حضور علیہ السلام پر درود بھیجنے والے کے لئے اجر اور اس کی فضیلت مذکور ہے ------- اس رسالہ میں یکجا کردی گئی ہیں۔ یہ احادیث تعداد میں اڑسٹھ ہیں۔ اسی طرح پینتالیس مواقع ایسے بتائے گئے ہیں جہاں درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ اتنے مختصر رسالے میں اتنے قیمتی، نافع اور مفید مواد کا جمع ہو جانا مؤلف علیہ الرحمۃ کی محنت کی قبولیت کی دلیل ہے۔ لاریب اس کی اشاعت موجب خیر و سعادت اور اس کا مطالعہ باعثِ رحمت و برکت ہے۔